



سوال

سودی بینکوں کے ساتھ لین دین کے بارے میں حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

درج ذیل لوگوں کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

جو اپنا سرمایہ بینک میں رکھتا اور سال ختم ہونے پر سود لیتا ہے۔

جو بینک سے سود پر قرض لیتا ہے۔

جو شخص بینک میں سرمایہ تو رکھتا ہے لیکن سود نہیں لیتا۔

وہ صاحب جائیداد جو اپنی عمارتیں بینکوں کو کرایہ پر دیتا ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بینکوں میں سود پر سرمایہ رکھنا یا سود پر بینکوں سے قرض لینا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ صریحاً سود ہے۔ سود پر بینکوں کے سوا کسی اور جگہ سرمایہ رکھنا بھی جائز نہیں ہے اور نہ کسی سے سود پر قرض لینا جائز ہے کیونکہ یہ تمام صورتیں اہل علم کے نزدیک حرام ہیں، اس لیے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَقْلَ اللَّهُ لِلرِّبَا وَحَرَّمَ الرِّبَا ... سورة البقرة

"اور سودے کو اللہ نے حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔"

اور فرمایا:

يَحْتَسِبُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرِي الضَّعْفَتِ ... سورة البقرة

"اللہ سود کو ناپوڈ (یعنی بے برکت) کرتا اور خیرات (کی برکت) بڑھاتا ہے۔"

اور فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ **۲۷۸** فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِن تُبْتِغُوا فَكُلُّكُمْ رُءُوسٌ مَّوَالِكُمْ لَا تَظْلَمُونَ وَلَا تَظْلَمُونَ ... سورة البقرة **۲۷۹**

"اے مومنو! اللہ سے ڈرو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو جتنا سود باقی رہ گیا اس کو چھوڑ دو، اگر ایسا نہ کرو گے تو خبردار ہو جاؤ (کہ تم) اللہ اور رسول سے جنگ کرنے کے لیے (تیار ہوتے ہو) اور اگر توبہ کر لو گے (اور سود چھوڑ دو گے) تو تم کو اپنی اصلی رقم لینے کا حق ہے جس میں نہ اوروں کا نقصان ہو اور نہ تمہارا نقصان۔"

پھر اس کے بعد ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِن كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَسْرُوعٍ ... سورة البقرة **۲۸۰**

"اور اگر قرض لینے والا تنگ دست ہو تو (اسے) کشائش (کے حاصل ہونے تک) مہلت دو۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو تلقین فرمائی ہے کہ تنگ دست سے قرض کا مطالبہ کرنا جائز نہیں ہے اور نہ یہ جائز ہے کہ مہلت کی وجہ سے اس پر اور مالی بوجھ ڈال دیا جائے بلکہ واجب یہ ہے کہ قرض ادا کرنے سے عاجز و قاصر ہونے کی صورت میں اسے مہلت دی جائے، تا آنکہ وہ آسانی سے قرج ادا کر دے، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں پر رحمت اور لطف و کرم ہے اور انہیں اس ظلم اور بدترین لالچ سے بچانا ہے جو ان کے لیے سراسر نقصان دہ ہے اور ان کے لیے ذرہ بھر فائدہ مند نہیں۔

بینکوں میں سود کے بغیر سرمایہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں، جبکہ مسلمان اس کے لیے مجبور ہو، البتہ سودی بینکوں میں کام کرنا ہرگز جائز نہیں ہے، خواہ کوئی بینجر کے طور پر کام کرے یا کلرک کے طور پر یا کوئٹینٹ کے طور پر یا کسی اور طور پر کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

تَتَّاعَوْا عَلَىٰ الرِّبَا وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَأْوُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ **۲** ... سورة المائدة

"اور نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں تم ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، کچھ شک نہیں کہ اللہ کا عذاب بہت سخت ہے۔"

اور حدیث سے ثابت ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور دونوں گواہی دینے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔" اور فرمایا:

(ہم سوا) (صحیح مسلم المساقاة باب لمن آكل الربوا وموكله: 1598)

"یہ سب گناہ میں برابر ہیں۔"

گناہوں پر تعاون کی حرمت پر دلالت کرنے والی آیات اور احادیث بہت سی ہیں، انہی مذکورہ دلائل سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جائیداد کے مالکان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ سودی کاروبار کرنے والے بینکوں کو کرایہ پر اپنی عمارتیں دیں کیونکہ یہ بھی سودی کاموں پر اعانت ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہم سب کو ہدایت سے سرفراز فرمائے، حاکم اور محکوم سب مسلمانوں کو سود سے جنگ کی توفیق بخشنے اور انہی شرعی معاملات پر اکتفاء کرنے کی توفیق بخشنے جن کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مباح قرار دیا ہے، بے شک وہی قادر و کارساز ہے۔

حدا ماعندی واللہ اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات
مہدث فتویٰ

فتاویٰ اسلامیہ

ج 2 ص 510

فتویٰ کمیٹی